تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
THE ALFAZL QADIAN
قیمت فی پرچہ ار

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے روزانہ درس قرآن مجید ہوتا ہے۔ آجکل سورۃ یٰس شروع ہے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے پابندی نماز کی تاکید اکید فرمائی۔

شیخ یعقوب علی صاحب و حضرت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری دہلی سے ۲۰ ستمبر واپس مع الخیر تشریف لے آئے۔

خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ چند روز کی رخصت لیکر وطن تشریف لے گئے تھے۔ ۲۰ ستمبر واپس آ گئے۔

مولوی فاضل کی کلاس [illegible] کھل گئی ہے۔ داخلہ کے لئے طلباء ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ کی خدمت میں درخواستیں دیں۔

اسلام کی فتح عظیم
اسپار میں شدھی ٹوٹ گئی
اسپار کے ملکانوں نے مرتد ہونے سے انکار کر دیا

اسپار کے لوگوں نے جہاں مرزا غلام رسول صاحب احمدی مبلغ پر حملہ کیا گیا تھا اپنی ایک نوجوان میت کو دفن کیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ جنازے سے فارغ ہو کر تمام جماعت نے جو گاؤں کے تین حصوں پر مشتمل تھی مسلمان رہنے سے ہی پیار۔ صرف چند لوگ جنہیں آریہ پچھلے آریوں کے ایجنٹ ہیں۔ اور کچھ وہ فسادی جنہوں نے ہمارے مبلغ پر حملہ کیا تھا۔ علیحدہ رہے ہیں۔ اس کے بعد تمام لوگ مرزا صاحب کو اسلام کی اس فتح پر مبارکباد دینے آئے تھے۔

مرسلہ فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ امیر وفد المجاہدین۔ آگرہ۔

احمدی نمائندے ہندو مسلم کانفرنس میں

جیسا کہ پچھلے الفضل میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل مصری اور شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح دہلی روانہ ہو گئے۔ ۱۸ ستمبر وہاں پہنچے۔ چوہدری فتح محمد صاحب امیر وفد المجاہدین ابھی تشریف لا چکے تھے (چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نہ پہنچ سکے) حضرت خلیفۃ المسیح کا مکتوب مسلم لیڈروں کو پہنچا دیا گیا۔ یہاں سے تار بھی جا چکا تھا جس کے جواب میں مفصلہ ذیل تار ۱۹ ستمبر حضور کو وصول ہوا:-

دہلی مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۔ بوقت سوا چار بجے سہ پہر
حضرت مرزا محمود احمد صاحب۔ قادیان۔ بٹالہ
نمائندے پہنچ گئے۔ آپ کے مہربانی پر مشتمل اور

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱/

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ہیبسٹ ارتش کی ٹیکنیکی زیر ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۴۲ | مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳ صفر ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے روزانہ درس قرآن مجید ہوتا ہے۔ آجکل سورہ یٰس شروع ہے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے پابندی نماز کی تاکید اکید فرمائی۔

شیخ یعقوب علی صاحب و شیخ عبد الرحمن صاحب مصری دہلی سے ۲۰ ستمبر واپس مع الخیر تشریف لے آئے۔

خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ چند [illegible] حضرت لیکر وطن تشریف لے گئے تھے۔ ۲۰ ستمبر واپس [illegible]

[illegible] س الگ کھل گئی ہے۔ داخلہ [illegible] صاحب مدرسہ احمدیہ کی خدمت [illegible]

اسلام کی فتح عظیم

(خصوصی تار بنام الفضل)

اسپار میں شدھی ٹوٹ گئی

اسپار کے ملکانوں نے مردہ جلانے سے انکار کر دیا

اسپار کے لوگوں نے جہاں مرزا غلام رسول صاحب احمدی مبلغ پر حملہ کیا گیا تھا اپنی ایک نوجوان میت کو دفن کیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ جنازے سے فارغ ہو کر تمام جماعت نے جو گاؤں کے تین چوتھائی حصہ پر مشتمل تھی مسلمان ہونے سے پانی پیا۔ صرف چند لوگ جنہیں کچھ آریوں کے ایجنٹ ہیں۔ اور کچھ وہ فسادی جنہوں نے ہمارے مبلغ پر حملہ کیا تھا۔ علیحدہ رہے۔ اس کے بعد تمام لوگ مرزا صاحب کو اسلام کی اس فتح پر مبارکباد دینے آئے۔

مرسلہ فتح محمد سیال ایم اے۔ امیر وفد المجاہدین۔ آگرہ۔

احمدی نمائندے ہندو مسلم کانفرنس میں

جیسا کہ پچھلے الفضل میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل مصری اور شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح دہلی روانہ ہوئے۔ ۱۸ ستمبر وہاں پہنچے۔ چودھری فتح محمد صاحب امیر وفد المجاہدین بھی تشریف لا چکے تھے (چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا نہ پہنچ سکے) حضرت خلیفۃ المسیح کا مکتوب مسلم لیڈروں کو پہنچا دیا گیا۔ یہاں سے تار بھی جا چکا تھا۔ جس کے جواب میں مفصلہ ذیل تار ۱۹ ستمبر حضور کو وصول ہوا:۔

دہلی مورخہ ۱۸ ۔ ۹ ۔ ۲۳ ۔ بوقت سوا چار بجے سہ پہر

حضرت مرزا محمود احمد صاحب۔ قادیان۔ بٹالہ

نمائندے پہنچ گئے۔ آپ کے مہربانی پر مشتمل اور

حوصلہ افزا خط اور فوری توجہ کا تہ دل سے شکریہ۔ آپ کا مشورہ ہمارے لئے بڑی مدد کا موجب ہوگا۔"

اجمل خان۔

ہندو مسلم اتحاد پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کی سفارش کے مطابق کانگریس کے کھلے اجلاس میں اس مضمون کے ریزولیوشن پاس ہو چکے تھے۔

اوّل:- یہ کانگرس فیصلہ کرتی ہے کہ مقامات فسادات کا معائنہ کرنے اور معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے مجلس مقرر کی جائے۔ تاکہ فسادات کے حقیقی ذمہ وار کا علم ہو۔ جو شخص ایسی افسوسناک حرکات کے مجرم قرار پائیں ان کی علی رؤس الاشہاد مذمت کی جائے۔

نیز کانگرس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مجلس مذکور ان وسائل و ذرائع کو پیش کرے۔ جو اس قسم کے افسوسناک واقعات کے اعادہ کا سدباب کر دیں۔ اور تمام مختلف المذاہب جماعتیں ایک دوسری کے جذبات کو صدمہ پہنچانے کے بغیر اپنی مذہبی رسوم و عبادات ادا کر سکیں۔

اس مجلس کو اپنا تحقیقاتی سفر سہارنپور سے شروع کرنا چاہیئے۔ اور دو ماہ کے اندر اندر تمام مقامات کا معائنہ کر کے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پاس روئداد پیش کر دینی چاہیئے۔

دوم:- ہندوستانی اخبارات سے استدعا کی جائے کہ وہ ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ جو ہندوستان کی بہتری کے منافی ہو۔ اور جو مختلف ملل کے تعلقات باہمی کشیدہ کر دے۔ اور باہمی تلخی رونما ہو۔

مجلس عاملہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ہر ایک صوبہ میں ایک چھوٹی سی مجلس مقرر کر دے۔ کہ وہ ایسے اخبارات سے جو افتراق انگیز مضامین یا ایسا مواد جس سے نقصان پھیلنے کا احتمال ہو۔ شائع کرتے ہیں۔ استدعا کرے کہ وہ اس طرز عمل سے باز آ جائیں۔ اگر اس مصالحانہ اور دوستانہ مشورہ کے بعد بھی کوئی معتدبہ منفعت بخش نتیجہ حاصل نہ ہو تو ان اخبارات کے خلاف اعلان کر دے۔

ادھر سبجکٹ کمیٹی میں ہمارے نمائندوں کے جانے تک معاملہ جو صورت اختیار کر رہا تھا وہ تیج کے مفصلہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:-

"اسکے بعد شدھی کے مرکز آگرہ سے دو فریقوں کے مبلغوں اور پرچارکوں کو اٹھا لینے کا سوال زیر بحث رہا اس بات پر تقریباً باہمی اتفاق معلوم ہوتا تھا کہ اس بارہ میں کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ اور اگر دونوں فریق کے کارکن واپس آ کر ملکانے راجپوتوں کو ان کی برادری پر چھوڑ دیں تو ملک کی فضا بہت کچھ درست ہو جائے۔ لیکن تنازعہ امر ایک ہی رہ گیا۔ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر اور ناظم وغیرہ اصحاب کی طرف سے یہ زور دیا گیا تھا کہ جب تک بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کے پرچارک واپس بلائے جائیں۔ تب تک مطابق فیصلہ اپنی جمعیت کے وہ اپنے مبلغین کو واپس نہیں بلا سکتے۔ اس وقت قادیان کی طرف سے بھی چار نمائندے آ گئے۔ اس لئے جلسہ تین بجے کے لئے ملتوی ہوا۔"

احمدیہ نمائندوں نے پہنچکر حضرت امام جماعت احمدیہ کی دی ہوئی ہدایتوں کے مطابق اپنا نقطہ خیال واضح کیا۔ جس پر جو تجاویز آخر قرار پائیں۔ وہ ۱۸ ستمبر کانگریس کے کھلے اجلاس میں پیش ہو کر پاس ہو گئیں۔ اور ان کا مختصر ذکر پرتاپ کے تار میں یوں آیا ہے:-

شدھی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی تقرری

شدھی کے متعلق ریزولیوشن میں ایک کمیٹی جو ستیارام (میرٹھ) پنڈت نیکی رام (دہلی) مسٹر محمد شفیق (بہار) اور خان ذوالفقار علی خان صاحب قادیان اور ایک سکھ صاحب پر جنہیں گوردوارہ پربندھک کمیٹی نامزد کرے گی۔ اس غرض سے مقرر کی گئی کہ وہ موقعہ پر جا کر ان علاقوں (اور مذہبی) کارروائیوں کے متعلق تحقیقات کریں کہ جو کسی فریق نے تبدیل مذہب کی مہم کے دوران میں کی ہیں۔ اور ایسی کارروائیوں کے انسداد کے ذرائع کی سفارش کریں۔ اور ۱۵ دسمبر تک مکمل یا کم از کم ابتدائی رپورٹ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پاس بھیجدی جائے۔ اور ان پارٹیوں کی مذمت کی جائے کہ جو ناواجب حرکات کرتی رہی ہیں۔ اس ریزولیوشن کے پاس ہونے سے پہلے ایک ڈیلیگیٹ نے اعتراض کیا کہ کمیٹی میں غیر کانگرسی اصحاب شامل ہیں۔ اس پر

پنڈت مالویہ اور مولانا محمد علی نے تشریح کی کہ پانچ ممبران میں سے صرف دو کانگرس کے ممبر نہیں ہیں۔ انہیں اس وجہ سے منتخب کیا گیا ہے کہ وہ اس کام کے خاص طور پر اہل ہیں۔

شہری حفاظتی دستے بنائے جائیں

ایک اور ریزولیوشن میں مقامی کمیٹیوں کو ہدایات کی گئی کہ وہ اپنی زیر نگرانی اور کنٹرول شہری حفاظتی دستے جن میں تمام ہندوستانی شامل ہو سکیں۔ امن و امان برقرار رکھنے اور مجلسی فرائض سر انجام دینے اور اپنے ممبران کی جسمانی حالت کو ترقی دینے اور انہیں اپنی اور سوسائٹی کی حفاظت کے لئے مضبوط بنانے کی غرض سے قائم کئے جائیں۔ ان حفاظتی دستوں کی بناوٹ اور کام کے متعلق قواعد و ضوابط کارکن کمیٹی بنائیگی۔ اور تمام دیگر لیگل باڈیز اور خلافت کور سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ "سول گارڈز" و شہری حفاظتی دستوں کے ساتھ تعاون کریں۔ مولانا محمد علی نے امید ظاہر کی کہ تمام دیگر کورز اپنے آپ کو کانگرس سول گارڈز کے ساتھ شامل کر دینا مفید پائینگی۔

تمام اقوام کے لیڈروں کا مشترکہ اعلان

مولانا صاحب نے کانگرس کو مطلع کیا کہ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق سب کمیٹی نے ایک اعلان تیار کیا ہے۔ جس پر تمام سر کردہ علماء پنڈتاں اور ہندوستان کی تمام جماعتوں کے مذہبی اور پولیٹیکل لیڈران نے دستخط کئے ہیں۔ اس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کسی قوم کے کسی ممبر کا کسی کی جان و مال عورتوں کی عزت یا مقامات پرستش پر حملہ کرنا گناہ ہے۔ اور کہ خواہ حملہ آور اپنی قوم کا ہی آدمی کیوں نہ ہو تمام کو حملہ آور کے خلاف مظلوم کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور ایسے بچانا چاہیئے دوسروں کے مذہبی اعتقادات کا احترام کیا جانا چاہیئے۔

شردھانند کا مباحثہ سے انکار

پنڈت شردھانند صاحب نے پہلے کا چیلنج دیا تو ہم نے قبول کیا ہمیں جواب کا انتظار تھا۔ کہ ایک اور چیلنج آ گیا شرائط اگرچہ یکطرفہ تھیں اور وقت نہایت تنگ ہم نے اتمام حجت کے لئے مباحثہ منظور کر لیا آج شردھانند کا

حوصلہ افزا خط اور فوری توجہ کا تہ دل سے شکریہ۔ آپ کا مشورہ ہمارے لئے بڑی مدد کا موجب ہوگا۔"

اجمل خان۔

ہندو مسلم اتحاد پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کی سفارش کے مطابق کانگریس کے کھلے اجلاس میں اس مضمون کے ریزولیوشن پاس ہو چکے تھے۔

اول:- یہ کانگرس فیصلہ کرتی ہے کہ مقامات فسادات کا معائنہ کرنے اور معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے مجلس مقرر کی جائے۔ تاکہ فسادات کے حقیقی ذمہ وار کا علم ہو۔ جو شخص ایسی افسوسناک حرکات کے مجرم قرار پائیں ان کی علی رؤس الاشہاد مذمت کی جائے۔

نیز کانگرس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مجلس مذکور ان وسائل و ذرائع کو پیش کرے۔ جو اس قسم کے افسوسناک واقعات کے اعادہ کا سدباب کردیں۔ اور تمام مختلف المذاہب جماعتیں ایک دوسری کے جذبات کو صدمہ پہنچائے بغیر اپنی مذہبی رسوم و عبادات ادا کر سکیں۔

اس مجلس کو اپنا تحقیقاتی سفر سہارنپور سے شروع کرنا چاہیئے۔ اور دو ماہ کے اندر اندر تمام مقامات کا معائنہ کرکے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پاس روئداد پیش کر دینی چاہیئے۔

دوم۔ ہندوستانی اخبارات سے استدعا کی جائے کہ وہ ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ جو ہندوستان کی بہتری کے منافی ہو۔ اور مختلف ملل کے تعلقات باہمی کشیدہ کردے۔ اور باہمی تلخی رونما ہو۔

مجلس عاملہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ہر ایک صوبہ میں ایک چھوٹی سی مجلس مقرر کردے۔ کہ وہ ایسے اخبارات سے جو افتراق انگیز مضامین یا ایسا مواد جس سے نفاق پھیلنے کا احتمال ہو۔ شایع کرتے ہیں۔ استدعا کرے کہ وہ اس طرز عمل سے باز آجائیں۔ اگر اس مصالحانہ اور دوستانہ مشورہ کے بعد بھی کوئی معتدبہ منفعت بخش نتیجہ حاصل نہ ہو تو ان اخبارات کے خلاف اعلان کردے۔

ادہر سبجکٹ کمیٹی میں ہمارے نمائندوں کے جانے تک معاملہ جو صورت اختیار کر رہا تھا۔ وہ تیج کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:-

"اسکے بعد شدہی کے مرکز آگرہ سے دو فریقوں کے مبلغوں اور پرچارکوں کو اٹھا لینے کا سوال زیر بحث رہا اس بات پر تقریباً باہمی اتفاق معلوم ہوتا تھا کہ اس بارہ میں کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ اور اگر دونوں فریق کے کارکن واپس آکر ملکانے راجپوتوں کو ان کی برادری پر چھوڑ دیں تو ملک کی فضا بہت کچھ درست ہو جائے۔ لیکن متنازعہ امر ایک ہی رہ گیا۔ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر اور ناظم وغیرہ اصحاب کی طرف سے یہ زور دیا گیا تھا کہ جب تک بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کے پرچارک واپس بلائے جائیں۔ تب تک مطابق فیصلہ اپنی جمعیت کے وہ اپنے مبلغین کو واپس نہیں بلا سکتے۔ اس وقت قادیان کی طرف سے بھی چار نمائندے آگئے۔ اس لئے جلسہ تین بجے کے لئے ملتوی ہوا"

احمدیہ نمائندوں نے پہنچکر حضرت امام جماعت کی دی ہوئی ہدایتوں کے مطابق اپنا نقطۂ خیال واضح کیا۔ جس پر جو تجاویز آخر قرار پائیں۔ وہ ۱۹ ستمبر کانگریس کے کھلے اجلاس میں پیش ہو کر پاس ہو گئیں۔ اور ان کا مختصر ذکر پرتاپ کے تار میں یوں آیا ہے:-

شدہی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی تقرری

شدہی کے متعلق ریزولیوشن میں ایک کمیٹی جو ستیارام (میرٹھ) پنڈت نیکی رام (دہلی) مسٹر محمد شفیق (بہار) اور خان ذوالفقار علی خان صاحب قادیان اور ایک سکھ صاحب پر جنہیں گوردوارہ پربندھک کمیٹی نامزد کریگی۔ اس غرض سے مقرر کی گئی کہ وہ موقعہ پر جاکر ان غلط اور مذہبی کارروائیوں کے متعلق تحقیقات کریں کہ جو کسی فریق نے تبدیل مذہب کی مہم کے دوران میں کی ہیں۔ اور ایسی کارروائیوں کے انسداد کے ذرائع کی سفارش کریں۔ اور ۱۵ دسمبر تک مکمل یا کم از کم ابتدائی رپورٹ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پاس بھیجدی جائے۔ اور ان پارٹیوں کی مذمت کی جائے کہ جو ناواجب حرکات کرتی رہی ہیں۔ اس ریزولیوشن کے پاس کئے جانے سے پہلے ایک ڈیلی گیٹ نے اعتراض کیا کہ کمیٹی میں غیر کانگرسی اصحاب شامل ہیں۔ یہ سپر

پنڈت مالویہ اور مولانا محمد علی نے تشریح کی کہ پانچ ممبران میں سے صرف دو کانگرس کے ممبر نہیں ہیں۔ انہیں اس لئے منتخب کیا گیا ہے کہ وہ اس کام کے خاص طور پر اہل ہیں۔

شہری حفاظتی دستے بنائے جائیں

ایک اور ریزولیوشن میں مقامی کمیٹیوں کو ہدایات کی گئیں کہ وہ اپنی زیر نگرانی اور کنٹرول شہری حفاظتی دستے جن میں تمام ہندوستانی شامل ہو سکیں۔ امن و امان برقرار رکھنے اور مجلسی فرائض سر انجام دینے اور اپنے ممبران کی جسمانی حالت کو ترقی دینے اور انہیں اپنی اور سوسائٹی کی حفاظت کے لئے مضبوط بنانے کی غرض سے قائم کئے جائیں۔ ان حفاظتی دستوں کی بناوٹ اور کام کے متعلق قواعد و ضوابط کارکن کمیٹی بنائیگی۔ اور تمام دیگر لوکل باڈیز اور خلافت کورز سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ "سول گارڈ" و شہری حفاظتی دستوں کے ساتھ تعاون کریں۔ مولانا محمد علی نے امید ظاہر کی کہ تمام دیگر کورز اپنے آپ کو کانگرس سول گارڈز کے ساتھ شامل کردینا مفید پائینگی۔

تمام اقوام کے لیڈروں کا مشترک اعلان

مولانا صاحب نے کانگرس کو مطلع کیا کہ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق سب کمیٹی نے ایک اعلان تیار کیا ہے۔ جس پر تمام سرکردہ علماء پنڈتاں اور ہندوستان کی تمام جماعتوں کے مذہبی اور پولیٹیکل لیڈران نے دستخط کئے ہیں۔ اسمیں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کسی قوم کے کسی ممبر کا کسی کی جان و مال عورتوں کی عزت یا مقامات پرستش پر حملہ کرنا گناہ ہے۔ اور کہ خواہ حملہ آور اپنی قوم کا ہی آدمی کیوں نہ ہو۔ تمام کو حملہ آور کے خلاف مظلوم کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور اسے بچانا چاہیئے دوسروں کے مذہبی اعتقادات کا احترام کیا جانا چاہیئے۔

شردھانند کا مباحثہ سے انکار

پنڈت شردھان[illegible] چیلنج دیا تو [illegible] انتظار [illegible]

شرائط اگرچہ یکطرفہ تھیں سا[illegible] اتمام حجت کے لئے مبا[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خطاب

مجاہدین علاقہ ارتداد سے

تیسری سہ ماہی کے دوسرے وفد کو روانہ کرتے ہوئے ۲۴ر ستمبر ۲۳ء کو حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت ہماری جماعت کا تیسرا وفد یعنی

تیسرے وقت کا وفد

علاقہ ارتداد میں جارہا ہے۔ کہتے ہیں کہ

تین کا عدد

مکمل ہوتا ہے اسلئے کہ وہ طاق بھی ہوتا ہے ۔اور پھر اپنے اندر اتحاد بھی رکھتا ہے۔ طاق ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ذات سے اشتراک رکھتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ تین کا عدد دونوں باتوں کو جمع رکھتا ہے۔ تین وتر ہے۔ اسلئے ایک سے مشابہ ہونے کی وجہ سے وحدانیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس میں دو بھی ہیں اور ایک بھی۔ اسلئے اجتماع پر بھی دلالت کرتا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اس تین پر ہی خدا تعالیٰ اس

جنگ کا خاتمہ

کردے۔ اور چوتھے وقت میں اس صورت میں وفد نہ بھیجنا پڑے۔ یہ فال کے طور پر کہا گیا ہے۔ ورنہ مومن کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جنگ ختم ہو جائے۔ کیونکہ مومن جب تک زندہ ہے۔ جنگ چلی ہی جائیگی۔ پس ہم یہ تو نہیں چاہتے کہ جنگ ختم ہو جائے۔ اور کبھی بھی نہیں کہہ سکتے کہ جنگ ختم ہو گئی۔ کیونکہ مسلمان کے لئے جنگ کے ختم ہو جانے کے یہ معنی ہونگے کہ وہ ہتھیار ڈالتا ہے۔ ورنہ اس کی جنگ کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ

مسلم کی جنگ شیطان سے

ہے۔ اور جب تک دنیا ہے۔ شیطان بھی رہیگا۔ چنانچہ آتا ہے۔ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ پس جب قیامت تک کافروں پر غلبہ رہیگا۔ تو معلوم ہوا۔ قیامت تک کافر بھی رہینگے۔ اور جب کافر رہینگے۔ تو شیطان بھی رہیگا۔ اسلئے اس سے جنگ بھی جاری رہیگی۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود کے متعلق آیا ہے کہ وہ

شیطان کو قتل

کریگا۔ مگر اسکے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود شیطان کا زور توڑ دیگا۔ عربی میں قتل کے معنے زور توڑ دینے کے بھی ہیں مثلاً شراب کو قتل کر دینے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اسمیں پانی ملا کر اس کے زور کو کم کر دیا۔ پس مسیح موعود کے متعلق جو آتا ہے۔ کہ شیطان کو قتل کریگا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ عیسائیت کے زور کو توڑ دیگا۔ عیسائیت کی بنیاد کو اکھیڑ دیگا۔ اسوقت عیسائی کہینگے۔ ہماری دنیاوی ترقی عیسائیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں کہتے ہیں ایسی زبردست اور باحکومت قوم جو ساری دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ مسیح موعود کا یہ کام ہوگا۔ کہ اسکے زور کو توڑ دیگا ورنہ کفر تو قیامت تک رہیگا۔ پس

ہم جنگ سے نہیں ڈرتے

اور نہ ناممکنات کے لئے امیدیں لگاتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی امید رکھنا کفر ہے۔ اس لئے ہم یہ تو امید نہیں رکھتے۔ کہ جنگ ختم ہو جائے۔ بلکہ یہ امید رکھتے ہیں کہ

جنگ کی نوعیت

بدل جائے۔ اور نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ جس سے اس میں حصہ لینے والوں کی ہمتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ دیکھو ایک قسم کا کھانا بھی انسان روز نہیں کھا سکتا۔ کیونکہ انسان اکتا جاتا ہے اسی طرح ایک قسم کی جنگ بھی چونکہ اکتا دیتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس کی نوعیت بدلتا رہتا ہے۔ آج اگر اس قوم سے جنگ ہے۔ تو کل اور سے۔ پس ہم امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس جنگ کی نوعیت کو بدل دے۔ اور ہم اس علاقہ سے فارغ ہو کر کسی اور علاقہ میں جائیں۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جس کام کے لئے وہ چلے ہیں۔ اس کے لئے اسی رنگ میں جب تک کوشش نہ کرینگے۔ جو ضروری ہے اسوقت تک کامیاب نہ ہونگے۔ پہلے دیکھا گیا ہے کہ جانیوالے یہاں سے ہدایات نوٹ کر کے لے گئے۔ مگر وہاں جا کر ان پر پورا پورا عمل نہیں کیا گیا۔ میں نے

سب سے ضروری نصیحت

جانیوالوں کو یہ کی تھی۔ کہ جہاں اور جس مقام پر رہو وہاں کے لوگوں سے واقفیت اور دوستانہ تعلقات پیدا کرو۔ مگر معلوم ہوا کہ بعض لوگ ایک گاؤں میں دو دو ماہ تک رہے اور جب انسپکٹر نے جا کر ان سے پوچھا۔ تو کہہ دیا کہ یہاں کے چار پانچ آدمیوں سے واقفیت پیدا کی ہے۔ گویا وہ صرف چار پانچ آدمیوں کو ہی تبلیغ کرتے رہے۔ اور باقی سب کو نظر انداز کر دیا۔ وہ مبلغ جو کسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ وہاں کا اگر ایک آدمی بھی بلکہ ایک بچہ بھی ایسا رہ جاتا ہے۔ جس کے ساتھ اس نے باتیں نہ کیں۔ واقفیت نہ پیدا کی۔ تبلیغ نہ کی تو وہ کامیاب نہیں کہلا سکتا۔ جہاں جہاں مبلغ بھیجے جاتے ہیں۔ وہ کوئی شہر تو نہیں۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں۔ اور اگر کوئی بڑا گاؤں ہو۔ تو وہاں مبلغ بھی زیادہ رکھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح سو ڈیڑھ سو آدمی ایک مبلغ کے حصہ میں آتا ہے اتنے لوگوں سے جو شخص واقفیت نہیں پیدا کر سکتا۔ وہ کام کیا کر سکتا ہے۔

دیکھو باہر کے جو لوگ یہ خیال کر کے آتے ہیں کہ قادیان میں وہ لوگ رہتے ہیں۔ جنھوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی۔ آپ کے پاس رہے۔ دین کے لئے قربانیاں کر کے آئے۔ اور سب کچھ چھوڑ کر خدمت کے لئے قادیان میں آبیٹھے۔ ان سے ملیں اور تعارف پیدا کریں۔ اور دو تین دن میں واقفیت پیدا کر کے چلے جاتے ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ یہ نیت کر کے آتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے واقفیت پیدا کرنی ضروری اور فائدہ مند ہے۔ اگر مبلغ بھی اسی طرح نیت کر کے دیہات میں جائیں۔ تو ایک ہفتہ کے اندر اندر واقفیت کیا دوستی بھی پیدا

کر سکتے ہیں۔ یہ

سخت غفلت

ہے کہ ایک آدمی جائے۔ اسے ہدایات دے دی جائیں جنھیں وہ لکھ لے یا یاد کرلے۔ مگر وہاں جاکر ان پر عمل نہ کرے۔ اگر کوئی شخص وہاں جاتا۔ اور خوشی سے اپنا وقت گذارہ کر آتا ہے۔ تو اس کے جانے کا کیا فائدہ پس سب سے ضروری بات یہ ہے کہ جو نصائح دی جائیں (امید ہے۔ آپ لوگوں کو بھی ہدایات کی ایک ایک کاپی دے دی گئی ہوگی) ان پر پورا پورا عمل کرو۔ ہر ایک شخص میں یہ اہلیت نہیں ہوتی کہ وہ سمجھ سکے۔ کہ اسے کیا کام کرنا ہے۔ اور کس طرح کرنا ہے یہ کام کرانیوالوں کا فرض ہے۔ کہ اسے بتائیں اس طرح کام کرنا ہے۔ اور کام کرنے والے کا یہ فرض ہے کہ جو کچھ بتایا جائے۔ اسے سمجھے۔ اور اس کے مطابق کام کرے۔ پس

سب سے بڑی نصیحت

یہی ہے کہ جو ہدایات تمہیں دی گئی ہیں۔ ان پر عمل کرو۔ اس کے بعد میں جانے والوں کو اور دوسروں کو جو بیٹھے ہیں۔ یہ نصیحت کرتا ہوں کہ دین کا معاملہ ایسا اہم معاملہ ہے کہ اس کے لئے مومن کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ دیکھو جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا۔ اور آج بھی خطبہ میں بیان کیا ہے۔ علاقہ ارتداد میں ملکانوں کا سوال نہیں۔ بلکہ

اسلام کا سوال

ہے۔ جس قدر ملکانے مرتد ہو چکے ہیں۔ ان سے زیادہ تعداد میں مسلمان عیسائی ہو کر گمراہ ہو چکے ہیں۔ مگر اس پر اس قدر حیرت اور استعجاب نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ افراد عیسائی ہوئے ہیں۔ اور یہ ایک قوم کی قوم مرتد ہو رہی ہے۔ جس سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کی بجائے یخرجون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ہے۔ اور اس طرح وہ رعب جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نصرت بالرعب کہ مجھے رعب سے مدد دی گئی ہے۔ اس کے مٹنے کا ڈر ہے

رسول کریم کے رعب سے مراد

آپ کے مذہب اور آپ کی امت کا رعب ہے۔ نہ یہ کہ آپ کی ذات کا رعب۔ اگر یہ ہوتا۔ تو آپ کا ذاتی رعب ہو جاتا۔ اور ذاتی رعب تو اور لوگوں کو بھی حاصل تھا کیا سکندر کا رعب اپنے زمانہ میں نہ تھا۔ اور کیا اب انگریزوں کا رعب نہیں ہے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب سے مراد یہ تھی۔ کہ آپ کو ایسا رعب دیا گیا جو آپ کی وفات کے بعد قائم رہیگا۔ جو یہی ہے کہ آپ کے مذہب اور اُمت کا رعب ہے۔ اور سوائے آپ کی ذات کے اور کونسا وجود ہے۔ جو مر گیا ہو۔ اور اس کا رعب قائم ہو۔ سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کسی کا نہیں۔ آج بھی آپ کی تعلیم اور آپ کے مذہب سے دنیا ڈر رہی ہے۔ یورپ اب بھی یہی کہتا ہے کہ پین اسلام ازم یعنی اتحاد اسلام سے ڈرنا چاہیئے تو

اسلام کا رعب

اب بھی قائم ہے۔ اور یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معجزہ ہے۔ جو اسلام کی تائید میں دیا گیا ہے۔ لیکن اب اگر قوموں کی قومیں اسلام سے نکلنی شروع ہو جائیں۔ تو یہ مفہوم ہو گا کہ مسلمانوں کی بداعمالی کی وجہ سے رعب مٹا دیا گیا۔ پس ہماری طرف آواز ملکانوں کی نہیں آرہی۔ بلکہ

اسلام کی آواز

آرہی ہے۔ اور اسلام ہمیں پکار رہا ہے۔ کہ آؤ اگر میری حفاظت کرو۔ ہم نے یہ کام اس لئے نہیں شروع کیا کہ ملکانہ قوم کو بچانا ہے۔ بلکہ اس لئے شروع کیا ہے۔ کہ اسلام کو محفوظ کرنا ہے۔ اس لئے کوئی یہ نہ کہے۔

ملکانے حریص اور لالچی

ہیں اس لئے ان کی اصلاح مشکل ہے۔ خواہ یہ لوگ کتنے ہی حریص اور لالچی ہوں۔ مگر ان بدؤوں سے تو زیادہ نہیں ہو سکتے۔ جن کی اصلاح کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ اور جنھوں نے ایک دفعہ جب رسول کریم جنگ سے واپس آرہے تھے۔ آپ کے گلے میں کپڑا ڈالکر کھینچا اور کہا۔ ہمیں مال کیوں نہیں دیتے۔ مگر میں نے کسی مبلغ سے یہ نہیں سنا کہ کسی ملکانہ نے اس کے گلے میں رسی ڈالکر اسلئے کھینچا ہو۔ کہ روپیہ دو۔ پس اگر ان بدؤوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی جان کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے اموال کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔ تو ان ملکانوں کے لئے کیوں ہم اپنی جانوں اور مالوں کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے ہیں۔ بدو خواہ کیسے ہی لالچی تھے۔ مگر چونکہ اسلام کے لئے اجتماع اور مرکز بنانا ضروری تھا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہتے۔ چاہیے کوئی اسلام کی ایک بات ہی سمجھ لے۔ مسلمان سمجھا جائے۔ آگے وہ خود سب کچھ سیکھ جائے گا۔ نہ یہ کہ چونکہ وہ لوگ لالچی اور بہت گرے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ نے ان کی اصلاح کے لئے کوشش ہی نہ فرمائی۔ آپ نے کوشش کی۔ اور محض لا الٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ سمجھنے پر ان کو داخل اسلام کر لیا۔ پس جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بدوؤں کے لئے قربان کیا۔ وہ ہم نہیں کر رہے۔ بلکہ اس سے بہت ہی کم کر رہے ہیں۔ پھر اس سے بھی کوتاہی کرنا کس قدر افسوسناک امر ہے۔ اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ

یہ کسی قوم کا سوال نہیں

نہ کسی قوم کی آواز ہے۔ بلکہ اسلام کی آواز ہے اور اس کو سن کر کس طرح کوئی مومن خاموش رہ سکتا ہے دیکھو ابھی یونان میں اٹلی والوں کے کچھ آدمی مارے گئے ہیں۔ اس وجہ سے ساری اٹلی یونان کے خلاف کھڑی ہو گئی۔ اتحادیوں نے انہیں کہا کہ اتنا غصہ نہ دکھاؤ۔ ہم تصفیہ کر دینگے۔ لیکن انہوں نے کہا اس میں چونکہ ہماری ہتک کی گئی ہے۔ اس لئے جب تک یونان والے ہماری شرائط نہ مانینگے ہم نہیں چھوڑینگے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ اٹلی والوں نے حد سے زیادہ تیزی دکھائی ہے۔ مگر اسمیں بھی شبہ نہیں کہ یہ ان کی زندگی کی علامت ہے۔ اور انہوں نے یونان سے حسب منشار شرطیں منوالی ہیں ٭

اسلامی سلطنت کے زمانہ کا ایک واقعہ

ہے معتصم باللہ کے زمانہ کا ذکر ہے۔ ایک مسلمان عورت کو ایک عیسائی بادشاہ دکھ دے رہا تھا۔ اور طنزاً کہہ رہا تھا۔ کہ دیکھو معتصم باللہ ابلق گھوڑے پر سوار تمہاری مدد کو آرہا ہے۔ یہ بات ایک مسلمان نے سنی اور جاکر بادشاہ کو بتائی۔ اسوقت اگرچہ بادشاہت کو تنزل تھا۔ مگر بادشاہ نے کہا۔ کہ میں ابھی اس عورت کو بچانے کے لئے جاؤں گا۔ آدمیوں کو چلنے کا حکم دیدیا۔ اور کہا سب ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں۔ اس کے اپنے گھوڑے کا رنگ ابلق تھا۔ اسی کی طرف عیسائی نے اشارہ کیا تھا۔ بادشاہ نے کہا۔ ابلق گھوڑوں پر ہی سوار ہو کر وہاں جائیں گے۔ پس لشکر گیا۔ اور جاکر اس عورت کو چھوڑا لایا۔ دیکھو

ایک عورت کے لئے

اور وہ بھی اس زمانہ میں جبکہ مسلمان عیش و عشرت میں پڑے ہوئے اور تنزل میں گرے ہوئے تھے۔ اسقدر غیرت دکھلائی تو کیا وہ قوم جو ایک نبی کی امت کہلاتی اور دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑی ہوئی ہے۔ وہ

ایک قوم کے لئے

غیرت نہ دکھلائیگی؟

ایک تازہ واقعہ

ہوا ہے۔ ایک رپورٹ آئی ہے۔ کہ ایک جگہ آریوں نے شدھی کا دن مقرر کیا۔ اور وہاں گھی وغیرہ سامان پہنچا دیا۔ جن لوگوں نے مرتد ہونا تھا۔ ان کے گھرانہ کی ایک عورت اسبات پر مصر تھی۔ کہ میں مسلمان ہی رہونگی۔ جب سامان آگیا۔ تو مقررہ دن گھر والے گھبرائے۔ کہ اگر یہ عورت مرتد نہ ہوئی تو ہماری بدنامی ہوگی۔ آگے کوئی کہتا ہے کہ وہ کچھ کھاکر مرگئی اور کوئی کہتا ہے کہ اسوان لوگوں نے مار مار کر مار دیا۔ اگر وہ کچھ کھاکر مری ہے تو گو اسلام میں خودکشی گناہ ہے مگر اسی کے لئے جو اس بات کو جانتا ہو۔ وہ بیچاری کہاں جانتی ہوگی۔ پس اگر اس نے زہر بھی کھایا ہے۔ تو بھی اس نے

اسلام کے لئے جان دی

اور اگر اسے مار مار کر مار دیا گیا۔ تو بھی ان بہت سے مسلمانوں سے بہتر ہی رہی جو گھر میں بیٹھے رہے۔ اور فتنہ ارتداد کے مقابلہ کیلئے نہ نکلے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ علاقہ ملکانہ میں ایسی روحیں ہیں جو اسلام کے لئے جان دے رہی ہیں اور ان کا بچانا ہمارا فرض ہے۔ اگر ایسی روح ایک بھی ہو۔ مگر اب تو کئی شہادتیں ہو رہی ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کو بچائیں۔ پس دوستوں کو یہ بہت اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ اسلام کا سوال ہے۔ اسی نظر سے اس کام کو دیکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی اہمیت معلوم ہو۔ اگر یہ بات سمجھ لی جائے تو میرا خیال ہے۔ فتنہ ارتداد بہت جلد رک سکتا ہے

اس کے بعد پھر میں ان دوستوں کو جو جانے والے ہیں کہتا ہوں۔ کہ چونکہ یہ اسلام کا سوال ہے۔ اس لئے اسکے لئے اسی رنگ میں قدم ڈالیں جو ضروری ہے۔ اور ہر قسم کی کوتاہی سے بچیں۔ کیونکہ ذرا سی کوتاہی بھی بہت

خطرناک نتائج

پیدا کرتی ہے۔ آپ لوگ ہدایات کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور خصوصیت سے

دعاؤں پر زور

دیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ دعا کرنے پر ایسے ایسے سامان کامیابی کے پیدا کر دیتا ہے۔ جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ چونکہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ سب سے بڑا ہے۔ اسلئے کوئی طاقت اس کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی۔ جسکے ساتھ خدا کا ہاتھ ہو۔ چونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ اسلئے وہ خود مدد کرے گا اور غیب سے ایسے سامان کر دیگا۔ جو وہم میں بھی نہیں آسکتے۔ دیکھو

احمدیت کی اشاعت

کے کیسے کیسے سامان خدا تعالےٰ کر رہا ہے بخارا میں پتہ لگا کہ وہاں جماعت ہے۔ اب پتہ لگا ہے چین میں بھی احمدی جماعت ہے۔ اور آج ایک جزیرہ کے متعلق خط آیا ہے۔ کہ وہاں کا ایک آدمی آیا ہے۔ جس نے بیان کیا کہ وہاں بڑی جماعت ہے۔ مگر حکومت کے ڈر کی وجہ سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ کوئی مدراسی اس جزیرہ میں گیا تھا جس کے ذریعہ احمدیت کا علم ان لوگوں کو ہوا۔ اور وہ لوگ عقائد سے بھی خوب واقف ہیں۔ حتیٰ کہ مسئلہ نبوت کے متعلق جو اختلاف ہوا۔ اس سے بھی۔ گویا ان لوگوں کو جو آدمی ملا وہ پیغامی اختلاف کے بعد ملا ہے۔

پس جب خدا تعالےٰ کی طاقتیں بخارا، مصر، عرب ایران، چین وغیرہ میں احمدیت کی تائید میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ تو علاقہ ملکانہ میں کیوں نہ ظاہر ہونگی۔ مگر ضرورت ہے۔ کہ جانے والے

سچی کوشش

کریں۔ اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ لیکن یا تو دعاؤں میں کوتاہی کیجاتی ہے یا سچی کوشش نہیں کی جاتی۔ اس لئے دیر ہو رہی ہے۔ یا پھر ممکن ہے کوشش بھی پوری کیجاتی ہو۔ دعائیں بھی عاجزی اور انکساری سے کی جاتی ہوں۔ لیکن

منشاء الٰہی

یہ ہو۔ کہ اس میدان میں ساری جماعت کے لوگوں کو لاکر ہوشیار کر دے اسلئے نہ دعائیں سنتا ہو۔ اور نہ کوشش کا نتیجہ پیدا کرتا ہو۔ اگر ایسا ہے۔ تو یہ اس کا رحم ہے اور فضل ہے۔ بہرحال ہمارا کام یہ ہے۔ کہ دعائیں کریں تم لوگوں کو چاہیئے۔ کہ دعائیں کرتے جاؤ۔ اور اپنے افسروں کی پوری اطاعت کرو۔ اور یہ نیت رکھکر جاؤ کہ یہ کام ہمارے زمانہ میں ختم ہو جائے۔ ان ہدایات پر جن کا ایک حصہ اصل اور ایک ضمیمہ ہے۔ پورا پورا عمل کرو۔ آگرہ تک چودہری حاکم علی صاحب کو

امیر قافلہ

مقرر کرتا ہوں۔ وہاں جاکر چودہری فتح محمد صاحب امیر ہونگے۔ وہ جہاں جہاں لگائیں وہاں کام کرو۔ اور جس کام پر لگایا جائے وہی کرو۔ اور جہانتک تمہاری طاقت میں ہو کرو۔ اس سے زیادہ کیلئے خدا بھی نہیں پوچھیگا۔ اسکے بعد دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔

خدا تعالےٰ کی قہری تجلی کا ظہور

جاپان کی سرزمین پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی

اس ہفتہ کے وحشت ناک واقعات میں سے جاپان کے زلزلہ کی خبر ہے۔ جس نے جاپان کی سرزمین میں قیامت برپا کر دی ہے۔ لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے اور بقول اخبارات آج یہ حالت ہے

مردوں کی بجائے زندوں کا شمار آسان ہے

اس زلزلہ کا اثر ہر طبقہ اور حیثیت کے لوگوں پر ہوا ہے ایک مفلس گداگر سے لے کر شاہی خاندان تک یکساں متاثر ہوا ہے۔ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں تباہی اور موت نے اپنا دامن نہ وسیع کیا ہو۔ حالات اسقدر بھیانک اور خوف افزا ہیں۔ کہ ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخبارات ان حالات کی تفصیل بیان کر چکے ہیں۔ میں اس زلزلہ کے متعلق صرف اسی پہلو کو دکھانا چاہتا ہوں۔ جو انسان کو خدا پر ایک ایمان اور گناہ سوز فطرت پیدا کرنے میں موید ہوتا ہے۔ اور میں اس آواز کو پہونچانا چاہتا ہوں۔ جو جاپان کی تباہ زدہ بستیوں سے اٹھ رہی ہے۔ کہ الملک یومئذ للہ الواحد القہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں الوصیت شایع کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ حوادث کے بارے میں جو علم مجھے دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف "دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی"۔

سنت اللہ سے ناواقف اور خدا تعالےٰ کی قہری تجلیات سے بے پرواہ انسان ان باتوں کو سن کر ہنس دیتا ہے۔ اور یہ سمجھ کر ان انذاری آیات پر سے گذر جاتا ہے۔ مگر دانشمند اور خدا ترس دل ڈر جاتا ہے۔ اور خدا کے غضب کے آثار کو دیکھ کر توبہ کرتا اور اس سے صلح کا عہد باندھتا ہے۔ جاپان کا یہ زلزلہ کچھ شک نہیں عادی اسباب کے تحت آیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے قانون قدرت کا ایک نتیجہ ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس میں عبرت اور بصیرت کے لئے ایک زبردست اور موثر سبق ہے۔ زلازل کے نشانات کی خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح کو متعدد مرتبہ خبر دی۔ اور کبھی وہ اپنے ان معنوں میں اور کبھی اپنی کیفیت کے لحاظ سے پوری ہوئی۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اور الہامات سے یہی پتہ لگتا ہے کہ زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی پانچ مختلف وقتوں میں زلازل ہی کے رنگ میں پوری ہوگی۔ اس لئے یہ زلزلہ عظیمہ بھی اسی کے موافق ایک

زبردست قہری نشان ہے

میں ان لوگوں کے لئے جو دل رکھتے ہیں۔ اور خدا ترس دل رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب حقیقۃ الوحی سے ذیل کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ تا وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سان فرانسسکو کے زلزلہ جو ۱۹۰۶ء میں آئے تھے۔ ان کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

شاید نادان لوگ کہیں گے۔ کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ نہ صرف
م دی ہیں نہ صرف پنجاب کے لئے یہ بد قسمتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا کی کلام کو غور سے نہ پڑھنا۔ اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے۔ مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔

یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ ہی خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا اور توبہ کرنیوالے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں

کریگا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں۔ سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری نظر کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے۔ نہ کہ زندہ۔

اس اقتباس کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے قہری نشانوں کا دامن کس قدر وسیع بتایا گیا ہے۔ اور وہ کس شان سے پورے ہو رہے ہیں۔ مبارک وہ جو ان کو دیکھ کر پاک تبدیلی کرے۔

جاپان کے اس زلزلہ کی خبر شایع کرتے ہوئے میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ احمدی جماعت کو جاپان کے ساتھ اس مصیبت عظمیٰ میں بہت بڑی ہمدردی ہے۔ اور جہاں تک اسکے امکان میں ہوگا۔ وہ اپنے ان مشرقی بھائیوں کی اعانت اور ہمدردی کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھینگے حضرت امام اس فکر میں ہیں کہ جاپان کے ساتھ عملی ہمدردی کی ہر ممکن کوشش کی جاوے۔ اس لئے میں احمدی جماعت کو حضرت امام کی دعوت پر لبیک کہنے کے لئے آمادہ کرتا ہوں۔ اور دراصل احمدی جماعت تو اپنے امام کی ہر صدا پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس کی تعداد محدود اور اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کا دائرہ وسیع ہے۔ مگر اس کے لئے یہ فخر کیا کم ہے کہ خدا نے اس قوم کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ پھر خدا کی یہ برگزیدہ قوم خدا کی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرا ہوا دل جب اپنے سینہ میں رکھتی ہو۔ پھر ہر دُکھی کی پکار اُسے کیوں بیتاب نہ کردیگی؟

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے (الحکم)

مَین پوری میں اسلامیہ جلسہ

جناب چودہری فتح محمد خان صاحب کی تقریر

۱۷ تاریخ ستمبر کو مسلمانان مَین پوری کی دعوۃ پر جناب چودہری فتح محمد خان صاحب سیال ایم اے امیر احمدی وفد المجاہدین قادیان مَین پوری میں تشریف لائے۔ اور وہاں کی مسلمان پبلک کی استدعا پر ۸ بجے شام کو آپ کے تبلیغ اسلام کی ضرورت پر تقریر ہوئی۔ صدر جلسہ جناب راجہ ہادی یار خان صاحب رئیس کو سمہ قرار پائے۔ لیکچر دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ جسے لوگوں نے امن و امان اور دلچسپی کے ساتھ سُنا۔ لیکچر میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ تبلیغ اسوقت نہایت ضروری ہے لیکن یہ کام نفسانی جوشوں کے ماتحت نہیں ہونا چاہیئے اور اس کام میں فریق مخالف کی تجیح نہیں کرنی چاہیئے بلکہ محبت اور امن اور ملایمت کے ساتھ کیا جانا چاہیئے کیونکہ اسلامی مبلغین کیلئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن۔ اگر تم سے کوئی بدی کرے۔ تو اس کی بدی کو احسن بات سے دفع کرو۔ یعنی ان لوگوں کی نفرت دشمنی کو محبت اور خیر خواہی سے کاٹ دو۔ اس کے بعد تمہارے دشمن کا دل بھی موم کر دیا جائیگا۔

جناب چودہری صاحب نے اثبات کا دعویٰ فرمایا کہ ہندوستان میں اتحاد ہی نہیں۔ بلکہ وحدت کی ضرورت ہے۔ اور یہ وحدت تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً اسلام ہی کے ذریعہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہندو مذہب کی تعلیم ایسی ہے کہ اس سے تفرقہ اور نفاق پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ذات پات اور چھوت کے مسائل دشمن اتحاد ہیں۔ لیکن اسلام نے ان مسائل میں ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کہہ کر محض ذاتی قابلیت اور لیاقت کو مدنظر رکھا ہے اور یہی عزت کے صحیح معیار ہیں۔ اسی طرح ہندو مذہب بُزدلی سکھاتا ہے۔ کیونکہ ایک حصہ قوم کو لڑنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور نیز ان میں مذہباً عادات غلامی پیدا کی جاتی ہیں۔ جس سے تمام قوم پر اثر پڑتا ہے۔ اس بد اخلاقی کا علاج اسلام نے ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب کہکر فرمایا ہے۔ اور جو شخص اپنے ایمان یا اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے اسکو شہید قرار دیکر بُزدلی کو جڑوں سے اکھاڑ دیا ہے۔

ہندوستان کی بڑی مرض جہالت ہے۔ اور وہ ہندو مذہب کے طفیل ہے۔ کیونکہ ہندو مذہب کی رُو سے سوائے برہمنوں کے اور کسی کو وید پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے ہندوستان میں کبھی زمانہ میں بھی روحانی علوم قومی طور پر نہیں پھیلے۔ برخلاف اس کے ہر ایک مسلمان مرد وعورت پر قرآن شریف کا پڑھنا فرض ہے۔

ان تمام امور پر غور کرنے سے ثابت ہوگا کہ اسوقت وہ تمام امراض جنہیں ہمارا پیارا ہندوستان مبتلا [illegible] تمام امراض کا [illegible] مذہب ہے۔ اور ان کا اصل علاج اسلام ہے۔ یہ تمام امراض عرب میں بھی پائی جاتی تھیں۔ اور عرب بھی ہندوستان کی طرح کمزور ہو رہا تھا۔ اور ایک مریض لا علاج بن رہا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ظہور پذیر ہوئے۔ اور عرب کی تمام مرضوں کا علاج کر کے ان کو ادنیٰ سے اعلیٰ اور اجہل سے اعلم اور اکفر سے اتقیٰ قوم بنا دیا۔ یہ اسلام ہی کی برکت تھی۔ عرب میں جو واقع ہوا۔ وہ ہندوستان میں بھی دہرایا جائے گا۔ اور اسلام کے ذریعہ سے ایک دفعہ پھر ایک مُردہ اور نڈھال قوم کو دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ حتیٰ کہ دُنیا کی اقوام اسپر حیرت کرینگی۔

اختتام جلسہ پر جناب راجہ ہادی یار خان صاحب صدر جلسہ نے حکام ضلع کا ان کی مساعی قیام امن کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ اس ضلع کے حکام نے نہایت محنت اور جانفشانی سے امن کو قائم رکھا اور ہر ایک موقع کے مناسب کارروائی کر کے فسادات کو روکے رکھا ہے۔ اور اپنے انتظامی کاموں سے غافل نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ ضلع ہر قسم کے فسادات سے محفوظ رہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جناب چودہری فتح محمد خان صاحب احمدی ایم اے کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ گاہے بگاہے اس قسم کے جلسے

نانا جان

حضرت میر ناصر نواب صاحب کے مساعی

اللہ تعالیٰ کا ہماری جماعت پر خاص فضل و احسان ہے کہ ہمارے ضعیف العمر بزرگ بھی ایسی خدمات سلسلہ سرانجام دینے کی توفیق پالیتے ہیں۔ جو غیروں کی کمیٹیوں اور انجمنوں کو بھی میسر نہیں ہوتی۔

پہلے دن سے سلسلہ کے تعلیمی و تبلیغی کام اسقدر اہم اور وسیع ہو [illegible] تے ہیں کہ جماعت کے مقررہ اور منتظم چندے کافی نہیں ہوتے [illegible] کہ بعض اہم ضروریات کو پیچھے ڈالنا پڑتا ہے۔ ایسی اہم ضروریات کو حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اپنی ضعیف العمری میں خود چندہ جمع کرکے پورا کیا ہے۔ اس کے لئے وہ کئی بار دور دراز جماعتوں میں دورہ کے لئے گئے اور یہاں آنے والے مہمانوں سے بھی برابر چندہ لیتے رہے۔ بعض احباب سے کچھ قسطیں مقرر لی ہیں۔ کسی سے کوئی اور طریق وصولی رکھا ہے۔ مثلاً جب قادیان آؤ۔ تو اس قدر دو۔ ترقی ہو تو اس قدر دو۔ وغیرہ وغیرہ۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر بھی ان کی شرحیں مقرر رہی ہیں۔ حل مشکلات کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں سنی ہیں۔ غرض میر صاحب ممدوح نے مرکز سلسلہ قادیان کی خدمت کے لئے ہر قسم کے طریقے استعمال فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ضروریات پوری کیں۔ جو چندہ دینے والوں کے لئے ایک بڑی حد تک صدقہ جاریہ کا کام دے رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ عرصہ تک جاری رہینگی۔ مسجد نور جس کے صحن میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے اس کا بڑا حصہ میر صاحب کے چندوں سے بنا ہے۔

مساکین کے لئے مکانوں کا انتظام نہ تھا۔ میر صاحب نے بائیس گھر بنائے۔ اور آٹھ آٹھ آنے روپیہ روپیہ ماہوار کرایہ پر غرباء کو دے دیئے۔ اس کے متعلق ایک مسجد بنوائی کنواں بنوایا۔ شفاخانہ کی کوئی عمارت اپنی نہ تھی۔ میر صاحب نے چندہ کرکے ایک وسیع احاطہ میں ایک بڑی عمارت تعمیر کی جسمیں اب نور ہاسپٹل ہے۔ بہشتی مقبرہ میں بچے اور وہ احمدی دفن نہیں ہوسکتے ہیں۔ جنھوں نے وصیت نہیں کی۔ میر صاحب چندہ کرکے قبرستان کے لئے جگہ خریدی۔ اور اب کوئی احمدی غیروں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوتا۔

قادیان کے احمدی بازار کی سڑک خام ہونے کے باعث برسات میں ناقابل گذر ہوجاتی تھی۔ میر صاحب نے اس ضرورت کو بھی اپنے چندہ سے پورا کیا۔ مسجد مبارک کے فرش کے لئے جب ضرورت ہوئی۔ میر صاحب نے چندہ جمع کرکے دریاں خریدیں۔ سلسلہ کی اور ضروریات میں بھی اپنے جمع شدہ چندہ سے کبھی کبھی کچھ حصہ ادا فرماتے تھے۔ کبھی کبھی غریبوں کو اُن کے اڑے وقتوں میں قرضہ بھی [illegible] غرض میر صاحب ممدوح کی اس بڑھاپے کی زندگی بھی ایک یادگار زندگی ہے۔ جس نے نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے ساتھ ایک کثیر گروہ کے لئے جن سے انہوں نے چندہ لیا ہے۔ ایسے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ جو بلاشبہ بہت ثواب و حسنات کا موجب ہیں۔

ان تمام کاموں کے لئے حضرت میر صاحب بعض اوقات قرض لیکر کام شروع کردیتے تھے اور پھر چندہ کرکے ادا فرما دیتے تھے۔ ایسے قرضہ میں اس وقت مبلغ دو سَو روپیہ (۲۰۰) باقی ہیں اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو اطلاع دی ہے کہ حضرت میر صاحب میں اب چلنے پھرنے کی پوری طاقت نہیں ہے۔ اور نہ وہ قادیان کے احباب سے نہ باہر جاکر چندہ وصول کرسکتے ہیں۔ جس سے یہ قرضہ ادا ہو۔ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اس کے لئے تحریک کردی جائے۔ چنانچہ میں ان خاص خاص احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ جو میر صاحب کے چندہ میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ یا جو اب تک تو شریک نہیں ہوئے۔ لیکن اس عظیم الشان خدمت سلسلہ کی آخری قسط میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اس رقم کو جلد پورا فرمادیں۔ جن لوگوں کا قرض دینا ہے ان کو اسوقت ضرورت ہے۔ اور انہیں تکلیف ہورہی ہے۔

والسلام۔

نیاز مند:۔ عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

ملتان میں احمدی مبلغین کی تقریریں

دو عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔

۲۰ ستمبر ۱۹۲۳ء کو حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب و جناب میر قاسم علی صاحب کی شام کے وقت عیدگاہ چھاؤنی میں تقریریں ہوئیں۔ جو نہایت شوق سے مسموع ہوئیں۔ پھر ۸ ستمبر ۱۹۲۳ء کو شام کو باغ لانگے خان میں ہر دو صاحبان کی تقریریں وید اور قرآن مجید کی تعلیمات پر بڑی رغبت سے سنی گئیں۔ اور دو دیسی عیسائی بعد فراغت لیکچروں کے مجمع عام میں مسلمان ہوئے ایک کا نام عمر دین اور دوسرے کا نام محمد دین حضرت حافظ صاحب نے تجویز فرمایا۔ پھر ۹ ستمبر کو عیدگاہ میں حضرت حافظ صاحب نے ان اعتراضات کے جواب پر جو عموماً آریہ معترض اسلام پر کیا کرتے ہیں۔ تقریر فرمائی۔ اور حضرت میر صاحب نے مسئلہ تناسخ پر طویل تقریر فرمائی۔ تقریروں میں ہندو بکثرت تھے۔ اور مسلمانوں کا اژدہام رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اثرات کو جو لوگوں کے دلوں پر ہوئے ہیں۔ دیرپا اور نتیجہ خیز بناوے۔ آمین۔

۹ کی شام کو حضرت حافظ صاحب نے مجمع عظیم میں مسلمانان ہند کی حالت زار کا خاکہ کھینچتے ہوئے ہندوؤں سے چھوت کی پر زور تحریک فرمائی۔ اور ہزاروں مسلمانوں نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اعتراف کیا۔ اور جناب میر صاحب نے بانی آریہ سماج کی لائف کا ایک باب سنایا۔ اور جلسہ برخاست

ہندو مذہب میں گوشت خوری

(گذشتہ سے پیوستہ)

گائے اور سوئر بعض ہندو صاحبان کہدیا کرتے ہیں۔ کہ صاحب جس طرح آپ کے لئے سوئر حرام ہے۔ ہمارے لئے گئو حرام ہے۔ مگر اس میں بھی ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ ہندو تو گئو کی پرستش کرتے ہیں۔ مگر مسلمان سوئر کی شکل تک سے نفرت کرتے ہیں۔ پس مسلمانوں کا سوئر کو حرام قرار دینا اس وجہ سے ہے۔ کہ جو شخص جیسی غذا کہاتا ہے۔ اس کا اثر اس پر ضرور ہوتا ہے۔ اور سوئر چونکہ بے حیا جانور ہے۔ اس لئے ہم اس کو نہیں کہاتے

پنڈت دیانند کی رائے آج کل چونکہ اسلام کی مقابلہ میں نکلنے والے وہی لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو پنڈت دیانند کے چیلے بتاتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو ان کے گرو مہاراج کا ہی حکم سناتے ہیں۔ بحوالہ شتھ پتھ برہمن لکھتے ہیں:۔

جو چاہے۔ کہ میرا پوتر پنڈت سدھ ودیکی شروں کو جیتنے والا سونیگ جیتنے میں نہ آنے والا یدھ میں مگن پرش اور نربھتا کرنے والا شکست بانی بولنے والا سب وید وید انگ ودیا کا پڑھنے اور پڑھانیوالا تھا سب آیو کا بھوگنے والا پتر ہوئے۔ وہ مانس یکت بھات کو پکائے پور دوکت گھرت یکت کہائے تو دیسا پتر ہونیکا سمبھو ہے۔

سنسکار ودھی مطبوعہ سمت ۱۹۳۲ صفحہ ۱۱۰

یعنی اگر کسی شخص کو یہ خواہش ہو۔ کہ اس کا بیٹا ایک پوتر پنڈت دشمنوں کو جیتنے والا اور نہ ہارنے والا لڑائی میں مگن بے خوف و خطر رہنے والا تمام ویدوں اور شاستروں کا عالم ہو۔ تو وہ گوشت چاول یعنی پلاؤ کھایا کرے۔

بیٹے کیلئے نسخہ باپ کے لئے نسخہ گوشت چاول ہوا۔ لیکن جب بیٹا پیدا ہو۔ تو اس کے لئے تیتر کا گوشت کھانا پنڈت جی نے لکھا ہے۔ چنانچہ سوامی جی اشولائن رشی کی اتھارٹی پر آگیا دیتے ہیں۔ کہ

چھٹے مانس میں ان پراشن (ان بھوجن کا) ارنبھ کروائے آجائے۔ مانس کا بھوجن ان آدکی اچھیا کرنے والا تھا ودیا کامنا کے لئے تیتر کا مانس بھوجن کروائے۔

سنسکار ودھی مذکور صفحہ ۴۲

اب اگر آریہ بھائی یہ کہیں۔ کہ پنڈت جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ بات مانس اہاری تھا ایک دیشنہ لوگوں کے لئے ہے" تو ہم کہتے ہیں۔ کہ ہاں ایسا لکھا ہے۔ لیکن کیا اس سے گوشت خوری حرام ہو گئی۔ اگر یہی بات ہے۔ تو بتاؤ۔ ایسی تعلیم کو تمہارے مہارشی نے سنسکار ودھی میں درج ہی کیوں کیا۔ کیونکہ یہ کتاب تو تمہارے لئے بطور دستور العمل کے ہے۔ کیا اس اشولائن گرہ سوتر کے پرمانوں کو اس لئے درج کیا ہے۔ کہ کہیں آریہ ان پر عمل نہ کرنے لگ جائیں ہرگز نہیں بلکہ سوامی جی نے آریوں کے دستور العمل میں فرمان درج کرکے بتا دیا ہے کہ گوشت خوری جائز ہے۔ کیونکہ الفاظ "ایک دیشی لوگوں کیلئے ہے" جواز کا حکم رکھتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں یہ تمام تعلیم دیشی لوگوں کیلئے نہیں مگر بہت سی چیزیں ہیں جو ایک قوم کے لئے خاص وقت میں جائز ہیں۔ اور دوسری کے لئے ناجائز ہیں۔ مثلاً گرم ملک کے لوگوں کے رہنے والوں کو اگر یہ حکم دیا جائے۔ کہ وہ گرم کپڑے پہنیں۔ تو یہ حکم وہاں ناقابل عمل اور باعث تکلیف ہے۔ لیکن یہی حکم سرد ملک والوں کے لئے لازمی ہے۔ اب اگر یہ حکم وید میں ہو۔ کہ گرم کپڑے پہنو۔ اور سوامی جی لکھ دیں۔ کہ یہ بات ایک دیشی لوگوں کے لئے ہے تو کیا اس کا منشا یہ ہوگا۔ کہ گرم کپڑے پہنے نہ جائیں یا یہ ہوگا کہ پہنے جائیں۔

اشولائن رشی کا مذہب پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اشولائن رشی جو پنڈت دیانند سے ہزاروں درجے بڑا رشی ہے جس کے پرمانوں کو لے کر پنڈت جی حکم دیتے ہیں۔ وہ گوشت خوری کو ایک دیشی نہیں کہتے۔

اگست رشی کا مذہب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے اکثر رشی گوشت کھایا کرتے تھے۔ چنانچہ منوسمرتی میں لکھا ہے۔ کہ

"یگیہ کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکشی مارنا چاہیئے۔ اگست رشی نے اگلے زمانہ میں ایسا ہی کیا ہے"

منوسمرتی ۵/۲۲

رشیوں کا عمل اگلے زمانے میں رشیوں نے یگیہ کے لئے کھانے کے لائق ہرن اور پکشیوں کو مارا ہے۔

منوسمرتی ۵/۲۳

منو کا مذہب اگرچہ آریہ سماجی یہ کہینگے کہ ہم منو کے ان پرمانوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کے خیال میں ہنسا وید وردھ ہے۔ لیکن منوجی ان کے بھی استاد ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ

"کھانے کے لائق جانوروں کو کھانیسے کھانیوالے کو دوش نہیں ہوتا۔ کیونکہ کھانے کے لائق جانور کو کھانے والے جاندار کو برہماجی نے ہی پیدا کیا ہے"

منوسمرتی ۵/۳۰

"یگیہ کے نمت مانس کا بھوجن کرنا شاستر کے بدھ ہے۔ سوائے اس کے اور مانس بھوجن کرنا راکشس بدھ ہے"

منوسمرتی ۵/۳۱

"جو ہنسا اس دنیا میں وید کے حکم کے موافق ہے۔ اس کو ہنسا نہ جاننا چاہیئے۔ کیونکہ وید ہی سے دہرم نکلا ہے"

منوسمرتی ۵/۴۴

اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ منوجی کے نزدیک گوشت خوری ویدوں کا ہی حکم ہے۔ اور وہ کسی طرح پاپ نہیں۔ کیونکہ کھانے کے لایق

جانور خود اشور نے ہی بنائے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ منوسمرتی میں جہاں گوشت خوری کے خلاف لکھا ہے۔ وہ دراصل اس گوشت خوری کے متعلق نہیں۔ جو شاستر بدھ کے موافق ہے بلکہ وہ گوشت خوری وہ ہے جو راکشس بدھ ہے۔ اور حرام ہے۔ جیسا کہ منوجی فرماتے ہیں:۔

"جس مانس کا سنسکار نہیں ہوا۔ اس کو برہمن کبھی نہ کھاؤ اور ہمیشہ شاستر کے موافق رہ کر منتر سے سنسکار کئے ہوئے مانس کو کھایا کرو"

منوسمرتی ۵ — ۳۶

گوشت نہ کھانے کی سزا

اسلام نے تو صرف یہ کہا ہے کہ گوشت کھانا جائز ہے۔ یہ کہیں نہیں فرمایا۔ کہ جو گوشت نہ کھائے گا۔ اسے سزا ہوگی۔ مگر ہندوؤں کے مذہب کی رو سے جو گوشت نہ کھائے وہ اکیس جنم تک پشو بنتا ہے۔ چنانچہ منوجی مہاراج فرماتے ہیں:۔

"شاستر کی بدھ سے جو مانس شدھ ہے۔ اس کو جو آدمی نہیں کھاتا۔ وہ پرلوک میں اکیس جنم تک پشو ہوتا ہے"

منوسمرتی ۵ — ۳۵

پس اب یہ آریوں اور ہندوؤں کی مرضی ہے کہ وہ چاہے گوشت کھائیں۔ اور پشو بننے سے نجات پائیں یا نہ کھائیں اور یہ سزا پائیں۔ منوجی کا فتویٰ ہم نے ان کو سنا دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ہم نے تمام رشیوں کی فعلی شہادت گوشت خوری کے ثبوت میں پیش کر دی ہے۔ مصنف شتھ پتھ برہمن۔ اشولائن رشی۔ اگست رشی۔ منوجی مہاراج خاص قابل ذکر بزرگ ہیں جو گوشت خوری کے حامی تھے اور قدیم ہندوستان میں تو بقول ہندو مورخوں کے گائے کا گوشت عام طور پر بازاروں میں بکتا رہا ہے۔ ہمارا اعتبار نہ ہو تو آپ R. C. Dutt کی کتاب Ancient India کو ذرا مطالعہ فرما دیں۔ اور اگر بایں ہمہ تسلی نہ ہو۔ تو ذرا سری رامچندر جی جو اپنے زمانہ کے اوتار ہوئے ہیں۔ ان کا ہرن کا شکار کرنا یاد کر لیجئے۔ اور اگر یاد نہ ہو۔ تو دسہرہ کے موقعہ پر جب سوانگ نکلے۔ تو یہ تماشا دیکھ لیں۔ یا رامائن کو پڑھ لیں۔

منو کے حوالہ جات جعلی نہیں

چونکہ آریہ سماجی تنگ آکر کہیں گے۔ کہ یہ منو کے پرمان ہی جعلی ہیں۔ اس لئے یاد رہے کہ اگر منوسمرتی کے ان شلوکوں کو جعلی قرار دیا جائے۔ جن میں گوشت خوری کا حکم موجود ہے تو یہ درحقیقت منو شاستر کا ہی انکار ہے حالانکہ منو کے دھرم شاستر سے ہی ستیارتھ پرکاش کا اکثر حصہ بھرا ہے۔ اور پھر منو کے دھرم شاستر میں تو ہر ایک جگہ ہی گوشت خوری کا جواز پایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر گرہست آشرم کا ذکر ہے۔ تو گوشت کی آ گیا ہے۔ اگر سنیاس آشرم کا ذکر ہے۔ تو وہاں سنیاسی کو گوشت کھانے سے روکا ہے۔ تاکہ وہ تارک الدنیا ہونے کی وجہ سے کسی مصیبت میں نہ پڑے۔ اور اس کو روکنا بھی اسی طرح ہے۔ کہ جو شخص سنیاس دھارن کرے۔ وہ گوشت خوری ترک کر دے۔ جس کے صاف یہ معنے ہیں۔ کہ پہلے اسے گوشت کے کھانے کی اجازت تھی۔ پھر اگر شرادھ کا ذکر ہے۔ تو وہاں بھی گوشت خوری کا جواز ہے۔ اور شرادھ کیلئے خاص خاص قسم کے گوشتوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ پھر اگر راج نیتی کا ذکر ہے۔ تو وہاں گوشت پر محصول لگا کر بتا دیا ہے کہ گوشت بیچا جایا کرتا تھا۔ پھر اگر شکار کا ذکر آتا ہے تو کتے کا پکڑا ہوا ہرن وغیرہ جائز قرار دیا ہے۔ غرض منو کے دھرم شاستر کا کوئی مضمون ایسا نہیں جہاں گوشت خوری کا جواز نہ ہو اگر بندش ہے تو وہ بھی حرام جانوروں کی جو بلفظ دیگر حلال جانوروں کے کھانے کی صریح اجازت کے مترادف ہے۔ پس منوسمرتی کے ان تمام پرمانوں کا انکار ناممکن ہے جب تک کہ سرے سے منو کے دھرم شاستر کا ہی انکار نہ کیا۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل

قادیان میں اچھے موقعہ کا مکان فروخت ہوتا ہے

میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے اپنا مکان واقعہ محلہ احمدیاں قادیان نزد مکان حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اس مکان کا رقبہ قریباً پانچ مرلے ہے۔ مکان دو منزلہ ہے۔ نیچے دو دو کانیں ہیں۔ جن کے سامنے برآمدہ ہے۔ دوکانوں کے پیچھے دو رہائشی کمرے ہیں اوپر پختہ مکان ہے۔ جس میں دو کمرے ہیں اور ایک برآمدہ ہے اور غسل خانہ چھوٹا سا باورچی خانہ اور پاخانہ بھی ہے۔ اور اچھا خاصہ صحن ہے اوپر کی منزل کو نیچے آنے سے سیڑھیاں چڑھتی ہیں مکان بہت اچھے موقعہ کا ہے اگر بعض سخت مجبوریاں پیش نہ آتیں تو میں ہرگز فروخت نہ کرتا یہ مکان چوہدری حاکم علی صاحب کے مکان کے متصل ہے اور دفتر تشحیذ الاذہان سے صرف چند قدم کے فاصلہ پر واقع ہے خواہشمند احباب قیمت وغیرہ کے بارے میں مجھ سے خط و کتابت کریں فقط والسلام

خاکسار

سید احمد نور کابلی۔ مہاجر قادیان

بے روزگاروں اور کم آمدنی والوں کو

خصوصاً اور دیگر اشخاص کو عموماً یہ معلوم کر کے کس قدر خوشی اور مسرت حاصل ہوگی۔ کہ ہم نے عام فہم اور نہایت آسان مجربی انمول جواہرات جو نہایت محنت اور دماغ سوزی سے تجویز کئے ہوئے اور سالہا سال کے تجربات سے مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ محض اپنے بھائیوں کی بہبودی کی خاطر

مجربات منظور

کے نام سے عام کر دیا ہے۔ علاوہ طبی مجربات کے بعض خاص خاص مفید اور قیمتی دستکاریاں بھی ظاہر کی گئی ہیں۔ جو سینکڑوں روپے لے کر بھی صحیح طور پر کوئی نہیں بتلاتا۔ اور ہم چونکہ سوائے خدا کے کسی اور کو اپنا رازق نہیں سمجھتے۔ اس لئے بلاکم وکاست وہ باتیں جو بیسیوں روپے اور اپنے نہایت قیمتی اوقات خرچ کر کے حاصل کی تھیں بلا بخل ظاہر کر دی ہیں۔ اگر کوئی ان مجربات میں سے ایک بات بھی غلط ثابت کر دے۔

توہم اسے شرعی اور قانونی طور پر

یکصد روپیہ انعام

دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس سے زیادہ ہم آپ کا اعتبار جمانے کے لئے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا آپ کے اختیار میں ہے بے روزگار اس کے ایک ایک نسخہ سے سینکڑوں روپے پیدا کر سکتے ہیں۔ کم آمدنی والے اپنی آمدنی بڑھا سکتے ہیں اور عام لوگ اپنی پسینہ کی کمائی کو معمولی معمولی باتوں پر خرچ کرنے سے بچا سکتے ہیں ہمیں زیادہ تعریفی الفاظ لکھنے کی ضرورت نہیں صرف اپنی محنت اور جانفشانی اور اس فراخ حوصلگی کو احباب کی قدردانی پر چھوڑتے ہیں۔ فضول خط وکتابت کا جواب نہ دیا جائیگا وی پی نہ ہوگا۔ فی الحال صرف ایک ہزار درخواست منظور کی جائیگی۔ خواہشمند احباب صرف پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر پتہ ذیل پر بھیجکر منگوالیں مبارک اور خوش قسمت ہونگے وہ جو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائینگے۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی مالک شفاخانہ دلپذیر
سلانوالی (لائن سرگودھا)

استاد کی ضرورت

دو احمدی لڑکیوں کیلئے جنہوں نے ۱۹۲۴ء میں پرائمری کا امتحان دینا ہے ایک عمر رسیدہ اور تجربہ کار استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار معہ خوراک کے [illegible] احمدی دینی تعلیم سے فارغ شدہ کو ترجیح دیجائیگی خط وکتابت میرے نام ہو۔

سید غلام حسین احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ کیٹل فارم حصار

میرٹھ

کی مشہور مشہور عطر۔ صابون۔ ٹوپیاں۔ بوٹ شوز فیکٹری کے طیار شدہ مثل ولائتی کے ہم سے خرید کر فائدہ اٹھایئے تاجروں کو کمیشن بھی دیا جائیگا۔ بندوق [illegible] بھی ہماری معرفت ارزاں اور [illegible]

منیجر احمدی کمرشل [illegible]

حب اطہر محافظ جنین

یہی ایک دوائی ہے۔ جس کے استعمال سے اٹھرا کی وہ نامراد بیماری جسکی میعاد اٹھارہ سال تک حکیم الامت کے تجربہ سے ثابت ہے۔ نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور وہ گھر جنمیں اولاد پیدا ہو کر بچپن ہی میں والدین کے دل کو داغ مفارقت دیکر داعی اجل کو لبیک کہتی ہو۔ اور وہ گھر جن میں مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔ اور وہ گھر جن کے حمل گر جاتے ہیں یعنی جن کے گھر میں مرض اسقاط کی عادت ہو گئی ہو یا وہ گھر جن میں ہمیشہ لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اور وہ گھر جن کو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ اور وہ بدنصیب انسان جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اور وہ گھر جن میں بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہیں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں یہ محافظ جنین ان تمام امراض کیلئے تریاق اعظم ہے۔ اس کے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں ہم دعوٰے سے کہتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور باقی تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ان امراض کے دور کرنے کی لاثانی دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ مضبوط تندرست پیدا ہوتا ہے اور بفضل خدا تمام امراض سے محفوظ رہتا اور عمر طبعی کو پہنچکر والدین کے لئے ٹھنڈک قلب کا موجب ہوتا ہے۔

قیمت بلحاظ فوائد کے بہت کم رکھی ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ دوستو منگواؤ اور فائدہ اٹھاؤ قیمت فی تولہ عہ۔ ایام حمل و رضاعت میں کل ۹ تولہ خرچ ہوتی ہے۔ ۹ تولہ ایک دفعہ منگوانے والے کو خاص رعایت اور ۳ تولہ تک محصولڈاک نہ لیا جاوے گا۔

المشتہر

[illegible] اللہ جان مالک دوائی خانہ [illegible] قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تریاق چشم اور سارٹیفکٹ

نمبر ۱: نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکٹ سول سرجن صاحب (کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیساکہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲:۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن ملتان تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بندہ تسلیم۔ تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳:۔ اخبار ذو الفقار (شیعہ) لاہور بعنوان "تنقید" یہ ایک پوڈر ہے۔ جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اسکو ہم نے اپنے خاندانی ممبر بچوں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو گرمیوں سے آشوب کی وجہ سے ککرے پڑ گئے تھے جس کی عمر ۸ سال کی ہے تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہو گئی۔ ایک اور بچہ کو عرصہ ۲ ماہ سے آشوب چشم تھا ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں ہمارے بعض تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس نے نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہو جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے ناظرین اس کو منگا کر ضرور استعمال کریں ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اور کوئی دوا نہیں ہے جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے۔ ایسکے فوائد کے مقابلہ میں قیمت صرفی تولہ کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہو سکتی ہر گھر میں اسکے رہنے کی ضرورت ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ (۱۲؍) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

قہر الٰہی کا نزول

قرب قیامت کی نشانیاں

جاپان سسلی۔ مالٹا۔ کیلیفورنیا

زمیندار ۱۳ ستمبر مذکورۃ بالا عنوانات سے یہ خبر دیتا ہے

لنڈن ۸ ستمبر۔ مالٹا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ آج یہاں اتنا شدید زلزلہ آیا جس کی مثال قوت حافظہ پیش کرنے سے عاجز ہے۔ لوگ گرجاؤں میں سے نکل نکل کر بازاروں میں بھاگے۔

سار اکیوز و سسلی ۸ ستمبر۔ آج صبح یہاں بھی زلزلہ کا ایک نہایت شدید جھٹکا محسوس ہوا۔

تین کروڑ روپے کا نقصان

برکلے۔ کیلیفورنیا ۱۸ ستمبر شہر میں سخت آگ لگ رہی ہے صدہا مکانات جل کر خاک ہو گئے۔ یونیورسٹی کی نصف عمارتیں بھی تباہ ہو گئیں ہیں۔ آگ شہر کے تجارتی اور کاروباری حصے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ چھ سو عمارتیں برباد ہو گئیں۔ دو ہزار چار سو گھرانے بے خانماں پھر رہے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ایک کروڑ ڈالر کیا جاتا ہے۔

تحریک شدھی سے شردھانند کی دستبرداری

شردھانند جو فتنہ ارتداد کے سپہ سالار اعظم رہے ہیں۔ ان کا ایک بیان شایع ہوا ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ شدھی کا کام اسوقت زور و شور سے چل رہا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسکے رستہ میں حایل نہیں ہو سکتی۔ ہندو سنگٹھن کا کام بھی اچھا ہوا اور ہندو مہاسبھا کو خاطر خواہ کامیابی ہو چکی ہے۔ شدھی ہندوؤں کا قدرتی اور پیدائشی حق ہے میں ہندوؤں کو برابر کاربند رہنا چاہیئے میری صحت اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ شدھی جیسے اہم اور ضروری کام کو اسی شوق سے کئے جاؤں۔ میرا دل ہمیشہ کارکن لوگوں کے ساتھ رہیگا لیکن اسکی وجہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کہ اپنی صحت کے باعث اب اس کام سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ بلکہ جو منتقدہ مقابلہ آپ کا سیدان ارتداد میں مسلمان واعظین اور مبلغین نے کیا ہو اور جس کے باعث فتنہ ارتداد

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)